

49005 - اپنی یا کسی دوسرے کی تھوک نگلنے کا حکم

سوال

انسان کا اپنی تھوک نگلنے کا کیا حکم ہے میں رمضان میں اکثر لوگوں کو دیکھتا ہوں کہ وہ نگلنے سے بچنے کے لیے بہت زیادہ تھوکتے رہتے ہیں ، اور خاص کروضوء میں کلی کرنے کے بعد ، اور اس تھوک کا کیا حکم ہے اگر یہ تھوک کسی دوسرے مثلاً بیوی کی ہو ؟ ہمیں اس کے بارہ میں فتویٰ دیکر عنداللہ ماجور ہوں ۔

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

اول :

اسلام کے احکام و قوانین اور شریعت اسلامیہ آسانی و سہولت اور غیر عادی مشقت و تکلیف سے احتراز پرمبنی ہیں ۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ روزوں کی آیات میں ہی یہ فرماتے ہیں :

اللہ تعالیٰ کا ارادہ تمہارے ساتھ آسانی کا ہے سختی کانہیں البقرة (185) ۔

اور ایک دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ نے کچھ اس طرح فرمایا :

اللہ تعالیٰ تم پر کسی قسم کی تنگی نہیں ڈالنا چاہتا بلکہ اس کا تمہیں پاک کرنے کا ارادہ ہے ، اور تمہیں اپنی بھرپور

نعمت دینے کا ارادہ ہے تا کہ تم شکر ادا کرتے رہو المائدة (6) ۔

اور ایک مقام پر ارشاد باری تعالیٰ ہے :

اور تم پر دین کے بارہ میں کوئی تنگی نہیں ڈالی الحج (78) ۔

لہذا جس میں مشقت ہو اور اس سے عادتاً بچنا ممکن نہ ہو تو وہ روزہ پر کچھ اثر انداز نہیں ہوتا اور انسان کا روزے کی

حالت میں تھوک نگلنا بھی اس میں شامل ہے ۔

ابن قدامہ المقدسی رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں :

فصل : اور جس چیز سے بچنا اور احتراز کرنا ممکن نہ ہو مثلاً تھوک نگلنا اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا ، اس لیے کہ اس سے بچنا بہت ہی شاق ہے لہذا یہ گردوغبار اور آٹا چھانتے وقت اڑنے والے آٹے کے مشابہ ہے ، لہذا اگر اس نے اسے جمع کر کے قصداً بھی نگلا تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹے گا ۔

اس لیے کہ اس کے پیٹ میں معدہ سے پہنچ رہی ہے لہذا اگر وہ تھوک جمع نہیں کرتا اور اسے قصداً نگلنا ہے تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا لہذا جمع کر کے نگلنا بھی اسی کے مشابہ ہے ۔

دیکھیں : المغنی لابن قدامہ المقدسی (3 / 16) ۔

اور حاشیہ قلیونی میں ہے :

(اسی طرح یہ بھی ہے کہ اگر کسی شخص نے زبان نکالی اور اس پر تھوک بھی ہو پھر اس نے زبان اندر کر کے اس پر جو کچھ تھا نگل لیا تو صحیح قول کے مطابق اس کا روزہ نہیں ٹوٹے گا ، اس لیے کہ زبان اندر ہی جتنا بھی اسے الٹ پلٹ کرے تو اس جس پر اس کا معدہ ہے اس سے جدا نہیں ہوگا) دیکھیں حاشیہ قلیونی (2 / 73) ۔

دوم :

کلی کرنے کے بعد روزہ دار کے لیے کیا واجب ہے :

امام نووی رحمہ اللہ تعالیٰ اپنی کتاب " المجموع " میں کہتے ہیں :

مقولی وغیرہ کا کہنا ہے : جب روزہ دار کلی کرے تو اسے پانی لازماً باہر نکالنا ہوگا ، لیکن اس پر یہ لازم نہیں کہ وہ اندر سے منہ کو کپڑے وغیرہ سے خشک کرتا پھرے ، اس میں کوئی خلاف نہیں ۔ اھ

دیکھیں : المجموع (6 / 327) ۔

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں :

(اگر کوئی شخص اذان فجر کے وقت پانی پیئے تو اس پر تھوکرنا واجب نہیں ، اس لیے کہ ہمارے علم کے مطابق صحابہ کرام سے یہ ثابت نہیں کہ جب کوئی طلوع فجر کے وقت پانی پیئے تو پانی کے ذائقہ کو ختم کرنے کے لیے تھوکرے ، بلکہ یہ اس کے لیے معاف ہے) شرح الممتع (6 / 428) ۔

اور جولوگ یہ کہتے ہیں کہ کلی کرنے کے بعد تھوکا جائے وہ بھی کلی کرنے والے سے یہ مطالبہ نہیں کرتے کہ پانی پھنکنے کے بعد ایک بار سے زائد تھوکا جائے ، تھوکنے کی شرط اس لیے لگاتے ہیں کہ تھوک میں پانی مل جاتا ہے

لہذا صرف پانی کے اخراج سے ہی نہیں نکل جاتا ، اور وہ تھوک میں مبالغہ کی بھی شرط نہیں لگاتے ، اس لیے کہ اس کے بعد تو صرف تری اور رطوبت ہی باقی بچتی ہے جس سے احتراز ممکن نہیں ۔

دیکھیں : الموسوعة الفقهية (28 / 63) ۔

لیکن اگر تھوک میں اس کے علاوہ کوئی ایسی چیز مل جائے جس سے احتراز اور بچنا ممکن ہو تو اسے باہر پھینکنا لازم ہے ، پھر اس کے بعد اگر اس کے کوئی آثار یا خوشبو اور ذائقہ وغیرہ باقی رہتا ہے تو اس سے کوئی نقصان نہیں مثلاً سحری کے بعد منہ میں کھانے کے کچھ ذرات کا باقی بچنا ، یا پھر مسواک کے ذرات ، اور مسوڑھوں سے نکلنے والا خون وغیرہ ۔

آپ اس کی مزید تفصیل کے لیے مندرجہ ذیل سوال نمبروں کے جوابات کا مطالعہ ضرور کریں :

(37745) اور (37937) اور (12597) کے جوابات دیکھیں ۔

لہذا اس بنا پر وہ لوگ جو رمضان المبارک میں کثرت سے تھوکتے ہیں ہمیں تو ان کے ایسا کرنے میں کوئی وجہ نظر نہیں آتی ، صرف یہ نظر آتا ہے کہ وہ ایسی چیز سے احتراز کرنا اور بچنا چاہتے ہیں جس سے احتراز مشروع ہی نہیں ، جس کی بنا پر انہیں روزے میں مشقت اور پیاس اور منہ خشک ہونے جیسی علتوں کا سامنا کرنا پڑے گا ، اور اس کے ساتھ ساتھ کچھ نہ کچھ تنگی بھی پیدا ہوگی ، اور خاص کر جب وہ ایسی جگہوں میں ہوں جہاں پر تھوکانا ہی ممکن نہ ہو یا پھر ان کے پاس کو ٹشو پیپر وغیرہ بھی نہ ہوں ۔

اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ایسا شخص مسجد میں قرآن مجید کی تلاوت اور ذکر و انکار کے لیے بھی زیادہ دیر نہیں بیٹھ سکتا بلکہ وہ جلد ہی وہاں سے اٹھ جائے گا جس کی بنا پر وہ اس ماہ مبارک کے فضائل سے ہی محروم رہے گا ۔

سوم :

رہا مسئلہ بیوی کی تھوک نگلنے کے متعلق تو اس کے بارہ میں ابن قدامہ المقدسی رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں :

یا اس نے کسی دوسرے کی تھوک نگل لی تو روزہ ٹوٹ جائے گا ، اس لیے کہ اس نے اپنے منہ کے علاوہ کسی اور کی تھوک نگلی ہے تو یہ اسی طرح ہوا کہ کوئی اور چیز نگل لی جائے ۔

اگر یہ کہا جائے کہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم روزے کی حالت میں ان سے بوس و کنار کرتے تھے اور ان کی زبان بھی چوستے تھے ۔ سنن ابوداؤد حدیث نمبر (2386) ۔

اس کے جواب میں ہم یہ کہیں گے کہ ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ سے مروی ہے کہ انہوں نے اس حدیث کے بارہ میں

کہا ہے کہ یہ سند صحیح نہیں ۔

حدیث میں (زبان کو چوستے تھے) کے الفاظ کے زیادہ ہونے کو کچھ نے ضعیف قرار دیا ہے اور علامہ البانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے ضعیف سنن ابوداؤد میں بھی اسے ضعیف قرار دیا ہے ۔

اور ابن قدامہ المقدسی رحمہ اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں کہ بالفرض اگر یہ حدیث صحیح ہو تو اس کی دو توجیہیں ہونگی :

اول : یہ دونوں مسئلے ایک دوسرے سے مرتبط ہی نہیں بلکہ غیر مرتبط اور مختلف ہیں ان کا کہنا ہے : (اس کا بھی جواز ہے کہ روزے کی حالت میں بوسہ لیتے اور اس کے علاوہ دوسرے دنوں میں زبان چوستے تھے) ۔

دوم : اس حدیث میں تھوک نگلنے کی دلیل نہیں پائی جاتی ، ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں : (یہ ہوسکتا ہے کہ زبان چوستے ہوں لیکن پھر وہ اسے نگلتے نہ ہوں ، اور اس لیے کہ یہ بھی ثابت نہیں کہ ان کی زبان پر پائی جانے والی تری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ میں گئی ہو) دیکھیں المغنی (3 / 17) ۔

تو اس بنا پر اگر خاوند اور بیوی دونوں میں سے کسی ایک نے دوسرے کی تھوک نہ نگلی ہو تو اس سے روزہ فاسد نہیں ہوگا ۔

لیکن خاوند یا بیوی کا دوسرے کی زبان چوسنا جماع کے اسباب میں سے باقی رہے گا ، اگر کسی کو ڈر ہو کہ بوس وکنار اور جماع کے دوسرے اسباب کی بنا پر اسے انزال ہوسکتا ہے تو اس کے حق میں ایسا کرنا حرام ہوگا ، لیکن اگر اسے اپنے آپ کنٹرول ہو تو صحیح یہی ہے کہ اس کے ایسا کرنا جائز ہے اور اس میں کوئی کراہت نہیں ۔

اس لیے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم روزے کی حالت میں بوس وکنار کرتے تھے ۔ صحیح بخاری حدیث نمبر (1927) صحیح مسلم حدیث نمبر (1106) دیکھیں الشرح الممتع (6 / 433) کچھ کمی بیشی کے ساتھ ۔

لیکن ضرورت اس بات کی ہے کہ اسے چاہیے کہ وہ اپنے روزے کو ایسی چیزوں سے محفوظ رکھے جس کی بنا پر اس کے روزے کے اجر و ثواب میں نقص اور کمی ہونے کا اندیشہ ہو ، اور خاص کر جب یہ کام رمضان کی ہر رات میں کرنے جائز ہوں ۔

آپ مزید تفصیلی معلومات کے لیے سوال نمبر (20032) اور (14315) کے جوابات کا مطالعہ کریں ۔

واللہ تعالیٰ اعلم ۔